سلسلۂ اشاعت: ۴۸

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی

خطاب از

حضرت مولانا مفتی ابوبکر جابر قاسمی دامت برکاتہم
(ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر، بورابنڈہ، حیدرآباد)

ضبط وترتیب

مفتی محمد عرفان زمزم قاسمی
(ناظم مدرسہ اصلاح البنات، وکاس نگر، کاماریڈی)

رابطہ نمبر

9553863625, 7013202916

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب : حضرت ابراہیمؑ کی قربانی
خطاب : حضرت مولانا مفتی ابوبکر صاحب جابر قاسمی
(ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، حیدرآباد)
کمپوزنگ : گرافک سولیوشن (9634990960)
سن طباعت : ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰۲۱ء
تعداد صفحات : ۱۵

زیر اهتمام

مسجد عظیم و مدرسہ اصلاح البنات
وکاس نگر، کاماریڈی (تلنگانہ)

فہرس

عناوین	صفحہ نمبر
حضرت ابراہیمؑ کی قربانی	۵
⊙ تمہیدی گفتگو	۵
⊙ گوشت خور اور سبزی خور جانور	۵
⊙ ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ	۶
⊙ اسلام رحم دل مذہب ہے	۷
⊙ قربانی کا عمل سب سے افضل ہے	۷
⊙ حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا فلسفہ	۷
⊙ حضرت ابراہیمؑ کا امتحان	۷
⊙ شیطان کا بہکاوا	۹
⊙ اللہ کے پاس گوشت نہیں تقویٰ پہنچتا ہے	۹
⊙ قربانی نہ کرنے پر حضور ﷺ کی سخت وعید	۱۰
⊙ ہر صاحب نصاب شخص اپنی طرف سے قربانی کرے	۱۰
⊙ اجتماعی قربانی	۱۱
⊙ عرفہ کے روزہ کی فضیلت اور تکبیر تشریق کا اہتمام	۱۲

⊙ غیر مسلموں میں قربانی کے گوشت کی تقسیم ۱۲
⊙ ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں کی فضیلت ۱۳
⊙ وقت سے پہلے عیدگاہ پہنچیں ۱۳
⊙ حلال جانوروں کے حرام اعضاء ۱۴
⊙ قربانی کے موقع پر صفائی کا اہتمام اور پڑوسیوں کا خیال ۱۴
⊙ ریاکاری سے بچیں ۱۵

⊙ ⊙ ⊙

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً

تمہیدی گفتگو:

میرے عزیز واور بھائیو!

قربانی اور جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کرنے کا تصور، قربانی دینے کا طریقہ ہر مذہب میں ہے، سب سے بڑے رحم کرنے والے اللہ ہیں، اور اللہ نے فطری قانون اور فطری ضابطہ ایسا بنایا ہے کہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے لئے قربانی بنا دیا، ادنیٰ کو اعلیٰ پر، کم درجہ والی چیز کو اللہ نے اعلیٰ درجہ کی چیز پر اللہ نے قربانی ہونے والا بنا دیا، سمندر کی بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو، کیڑے مکوڑوں کو کھا جاتی ہیں۔

گوشت خور اور سبزی خور جانور:

جانوروں میں دو قسم کے جانور ہیں، کچھ جانور ایسے ہیں جو گوشت خور ہیں، گوشت

کھانے والے ہیں، اور کچھ جانور اللہ نے ایسے بنائے ہیں جو سبزی خور ہیں، گھاس پھوس کھانے والے ہیں، تو ان کی بناوٹ خود بتلاتی ہے کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ان کے لئے غذا گوشت کی ہی بنائی ہے، ان کے کام، ان کی بناوٹ اور ان کا فطری ڈھانچہ ایسے ہی ہوا کرتا ہے، اللہ کے حکم سے زیادہ کوئی چیز قیمتی نہیں ہوتی، اور اللہ کے حکم کی وجہ سے ہی جانور کو ذبح کیا جاتا ہے، اللہ کا حکم اور اللہ کا نام ہو تب ہی جانور اسلامی شریعت میں حلال ہوتا ہے، اللہ کا حکم اور اللہ کا نام نہ لو تو جانور اسلامی شریعت میں حلال نہیں ہوا کرتا ہے، تو قربانی دینا کوئی بے رحمی نہیں ہے، قربانی دینا کوئی بے رحمی ہونے کا طریقہ نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔

ایک جانور بڑھاپے کی عمر کو پہنچ گیا، وہ طرح طرح کی بیماریوں میں پڑ رہا ہے، اس کے مقابلہ میں شرعی انداز میں اس کا ذبح کر دیا جانا اس کی موت کا راحت کے ساتھ انتظام کر دینا ہے۔

ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ:

ذبح کرنے کا طریقہ اسلام نے اتنا رحم لانہ بتلایا ہے کہ جانور کے سامنے چھری کو تیز نہ کیا جائے، ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے، تڑپا تڑپا کر ذبح نہ کیا جائے، اونٹ کے نحل کرنے کا طریقہ الگ ہے، اونٹ کو کھڑے، کھڑے ہی تلوار ماردی جاتی ہے، چھرا ماردیا جاتا ہے، اور دوسرے بھینس کے ذبح کرنے طریقہ الگ ہے، ان چوپایوں کو لٹایا جاتا ہے اور پھر چھری چلائی جاتی ہے۔

دنیا کے اندر نہ جانے کون کون سے بہت زیادہ بے رحمی کے طریقے ہیں، کبھی سر میں کوئی چیز ٹھوک دی جاتی ہے، ڈریل چلائی جاتی ہے، اور وہیں پر کئی مذہبوں کے ماننے والے اپنی مورتیوں کے سامنے بڑی بے رحمی سے جانور کو دوسرے طریقے سے کاٹتے ہیں، گلے کے پاس سے نہیں کاٹا جاتا۔

اسلام رحم دل مذہب ہے:

مسلمانوں سے زیادہ اور اسلام سے زیادہ کوئی رحم دل مذہب نہیں ہے، میدان جنگ میں عورتوں پر بھی ہاتھ اٹھانے سے منع کیا گیا جو مقابل بن رہی ہیں، بچوں پر ہاتھ اٹھانے سے منع کیا گیا جو مقابل بن رہے ہیں، بستیوں کو جلانے سے منع کیا گیا جب کہ اس کا کوئی نفع نہ ہو۔

قربانی کا عمل سب سے افضل ہے:

قربانی دینے سے ہی اللہ کا حکم پورا ہوگا، پیسے خرچ کرنے سے اللہ کا حکم پورا نہیں ہوگا، قربانی کے دن قربانی کا عمل ہی سب سے قیمتی، سب سے اونچا، اللہ کے یہاں قبول کروانے والا، اللہ کو راضی کرنے والا ہے، قربانی کے دن ہی نفل صدقہ نہیں ہے، جانور کا ذبح کرنا ہی ہے، خون کا بہانا ہی ہے، پھر اس کے ذریعہ سے غریبوں کا نفع، اور ان کے ذریعہ سے محتاجوں کی مدد، اور حاجت روائی، اور ان کو اپنی خوشی میں شریک کرنا، یہ سب پیغام ہیں جو قربانی کے ذریعہ سے ادا ہوتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا فلسفہ:

حضرت ابراہیمؑ کا معجزۂ قربانی صرف خون بہانے کا نام نہیں ہے، قربانی صرف گوشت کے کھانے کا نام نہیں ہے، قربانی کے ذریعہ سے فلسفہ قربانی کے ذریعہ سے ایک ذہنیت تیار کی جارہی ہے، ایک مزاج کی تشکیل کی جارہی ہے، ایک روح کی تعمیر کی جارہی ہے، اور وہ روح یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے مقابلہ میں ایک آدمی کے اندر سب کچھ ذبح کرنے کا مزاج بن جائے، یہ قربانی کا حقیقی پیغام ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا امتحان:

اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو بہت بڑھاپے میں نوے ۹۰؍سال سے زیادہ کی عمر میں اور

بڑی منتوں کے بعد اولاد عطا کی، جب وہ بچہ تیرہ ۱۳/سال کی عمر کو پہنچ گیا، خواب کے ذریعہ سے حضرت جبرئیل کو بھیج کر اسے ذبح کرنے کا حکم دیا، حضرت ابراہیمؑ نے جانور کی قربانی کی، ایک بار، دو بار، پھر خواب دیکھا، نبی کا خواب جھوٹا نہیں ہوا کرتا، حضرت ابراہیمؑ وفاداری کے لئے تیار ہو گئے، خواب کے ذریعہ سے حکم دے کر وفاداری کا امتحان لیا گیا، پھر حضرت اسماعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ نے یہ نہیں کہا کہ اللہ کا حکم ہے کہ میں تمہیں ذبح کروں، بلکہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیل سے کہا کہ میں ایک خواب دیکھ رہا ہوں۔

﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى﴾(۱)

تیرہ ۱۳/سال کے بچہ کی عمر کیا ہوتی ہے، وہ اس بات سے واقف ہے کہ میرے والد اللہ کے نبی ہیں، اللہ کے نبی کا خواب انسانوں کی بیداری سے بھی سچا ہوا کرتا ہے، حضرت اسماعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ نے خواب سنایا، حکم کے انداز میں نہیں کہا۔

﴿يَاأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ﴾(۲)

آپ کر گذریئے جو اللہ کا حکم ہے، سو، دو سو روپۓ خرچ کرنے کی بات نہیں، شادی کی ایک دو رسموں کو چھوڑنے کی بات نہیں، بلکہ اپنے گلے پر چھری چلوانے کی بات ہے، حضرت اسماعیلؑ فرماتے ہیں کہ آپ کر گذریئے جو اللہ کا حکم ہے، اور پھر کوئی تکبر نہیں، کوئی اترانے کی کیفیت نہیں۔

﴿سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾(۳)

---

(۱) الصافات:۱۰۲

(۲) الصافات:۱۰۲

(۳) الصافات:۱۰۲

شیطان کا بہکاوا:

شیطان آیا، حضرت ہاجرہؑ نے اچھے کپڑے پہنائے ہم دعوت میں جارہے ہیں، سرمہ لگایا، کون سی دعوت ہے، اللہ کے حکم کو پورا کرنے کی دعوت ہے، شیطان نے کہا جانتی بھی ہو بیٹا کہاں جارہا ہے؟ وہ ذبح ہونے کے لئے جارہا ہے، حضرت ہاجرہؑ نے پوچھا اللہ کا حکم ہے؟ شیطان نے جواب دیا ہاں اللہ کا حکم ہے، حضرت ہاجرہؑ نے کہا پھر تو اللہ کے حکم کی تابعداری ہی ہماری کامیابی ہے، پھر شیطان حضرت ابراہیمؑ کے پاس آتا ہے، اور پھر حضرت اسماعیلؑ کے پاس آتا ہے، چھری چلائی جارہی ہے، حضرت جبرئیلؑ فرماتے ہیں، اللہ اکبر اللہ اکبر۔

حضرت اسماعیلؑ فرماتے ہیں، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

اور پھر جواب میں حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں، اللہ اکبر وللہ الحمد، یہ تکبیر تشریق ہے۔

اللہ کے پاس گوشت نہیں تقویٰ پہنچتا ہے:

قربانی کی مثال ایسی ہے جیسے کسی بادشاہ کے سامنے سونے چاندی کا نذرانہ پیش کیا جائے اور اسے صدقہ کروا دیتا ہے، اللہ کے نام پر جانور ذبح ہوگیا، پھر ہم خود ہی گوشت کھاتے ہیں، اللہ کو نہ گوشت پہنچتا ہے، نہ خون پہنچتا ہے، اللہ کو ہمارے دلوں کے ارادے، اور قربانی کے حوصلے پہنچتے ہیں۔

﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ﴾(۱)

پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اللہ تعالیٰ قربانی دینے والے کی بخشش فرما دیتے ہیں، جس کے پاس عید کے تین دنوں میں آج کل کی قیمت کے اعتبار سے چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰/

---

(۱) الحج: ۳۷

پچیس ہزار ۲۵۰۰۰/روپئے کی رقم آجائے اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے، چاہے بکرا لے، چاہے بڑے جانور میں حصہ لے، اس پر قربانی واجب ہوگئی۔

قربانی نہ کرنے پر حضور ﷺ کی سخت وعید:

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص پر قربانی واجب ہو اور وہ قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے، قربانی دینا گوشت کے لئے نہیں، ارے اتنے حصہ لیکر کیا کریں گے؟ اتنی بہوؤں کی قربانی، اتنے بیٹوں کی قربانی، ہمیں اتنے گوشت کی ضرورت نہیں ہے، گوشت کے لئے قربانی نہیں دی جاتی، تعمیل حکم میں دی جاتی ہے، پروردگار عالم کے حکم کو پورا کرنے کے لئے قربانی دی جاتی ہے، اس بارے میں بڑی کوتاہی ہوتی ہے، اور ہر سال یہ پروپیگنڈہ اور یہ افواہیں اور بے بنیاد باتیں چلائی جاتی ہیں کہ پورے گھر کی طرف سے ایک بکرا کافی ہے، نفل قربانی میں تو ٹھیک ہے، پوری امت کی طرف سے آدمی ایک بکرا، یا ایک حصہ لے لے، واجب قربانی ایک آدمی کی طرف سے ایک ہی حصہ، اور ایک آدمی کی طرف سے ایک ہی بکرا ہو سکتا ہے؛ لیکن واجب قربانی میں ایک جانور کئی آدمیوں کی طرف سے نہیں ہو سکتا ہے۔

ہر صاحب نصاب شخص اپنی طرف سے قربانی کرے:

صحابہؓ نفل قربانی دیتے تھے، ان کے پاس وسعت نہیں تھی، نفل قربانی دیتے تھے، اس وقت نفل قربانی پورے گھر کی طرف سے ہوتی؛ لیکن واجب قربانی ہر آدمی کو اپنی طرف سے الگ الگ ہی دینا پڑے گا، یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے، یہ حدیث کے فہم کے خلاف ہے، تو اس نے حدیث کو صحیح نہیں سمجھا، آقا ﷺ نے کیوں فرمایا کہ بڑا جانور سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ سے کیوں فرمایا کہ اپنی قربانی کے پاس جاؤ حصہ لے لو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو جانوروں کی قربانی دی، یہ میری طرف سے اور یہ میری امت کی طرف سے ہے، جس نے قربانی نہیں دی، یا میری اس امت کی طرف سے جو آئندہ آنے والی ہے، زیادہ خون بہایا جانا، زیادہ قربانی کا دیا جانا، یہ اسلام میں پسندیدہ ہے، یہ فضول خرچی نہیں ہے۔

ایک دادا پوری بہنوں کے ساتھ رہتے ہیں، اپنے پورے پوتروں کے ساتھ رہتے ہیں، ایک والد اپنی چار بہنوں کے ساتھ رہتے ہیں، اور ایک شوہر ہے جو اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہتا ہے، پورا خاندان ہے، تو خاندان کی حد بندی کیسے کی جائے گی؟ بہت بڑی غلط فہمی ہے، بہت بڑی نادانی ہے جو اس موقع پر ہر سال پھیلائی جاتی ہے۔

اجتماعی قربانی:

قربانی کا جانور خریدنے میں بوجھ اتارنے کا جذبہ نہیں ہونا چاہئے، اجتماعی قربانی جن مدرسوں میں، جن اداروں میں، جن تنظیموں کے یہاں علماء کی نگرانی میں مسائل کی رعایت کرتے ہوئے اجتماعی قربانی دی جاتی ہے وہاں پر حصہ لینا چاہئے؛ لیکن مسائل کی رعایت ہونی چاہئے، شہروں میں صفائی کا مسئلہ، قصاب کے لانے کا مسئلہ بڑا پیچیدہ ہوتا ہے، بڑی الجھن کا ذریعہ بن جاتا ہے؛ لیکن کم سے کم قیمت میں حصہ مل جاتا ہو، مریل سے مریل جانور میں حصہ لینے کی کوشش کی جاتی ہو یہ اچھی بات نہیں ہے، جو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے، اللہ کے لئے کیسے پسند کرتے ہو؟

﴿قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (۱)

---

(۱) المائدۃ: ۲۷

سب سے پہلی قربانی ہابیل نے دی ہے، بنی اسرائیل نے قربانی نہیں دی ہے۔

﴿أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً﴾ (۱)

عرفہ کے روزہ کی فضیلت اور تکبیر تشریق کا اہتمام:

عرفہ کے روزہ کی فضیلت بتلائی گئی کہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ اللہ معاف فرما دیتے ہیں، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کے لئے، عورتوں کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھنے کا حکم دیا ہے، اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد، ایسے ہی چلتے پھرتے تکبیر کا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہتمام کرنے کا حکم دیا، یوں بھی اہتمام کیا جا سکتا ہے اجتماعی طور پر آدمی جب نماز پڑھے، مرد پڑھیں، یا عورتیں پڑھیں، گھر میں پڑھیں، یا مسجد میں پڑھیں، تکبیر تشریق کا اہتمام امام صاحب کے ساتھ سبھی مقتدی کریں۔

غیر مسلموں میں قربانی کے گوشت کی تقسیم:

ہر سال یہ بات عرض کی جاتی ہے کہ عید کے دن کوشش کرنا چاہئے، ایسی جگہوں اور ایسے گھرانوں تک گوشت پہنچایا جائے کہ جہاں پر عام طور پر گوشت پہنچتا نہیں ہے، اور قربانی کا گوشت غیر مسلم بھائیوں کو بھی دیا جا سکتا ہے، اسلام کا تعارف، انسانیت کا پیغام، وطنی پڑوسی کا حق، غلط فہمیوں کا ازالہ، یہ سب چیزیں ہو جاتی ہیں، اگر ہم اپنے غیر مسلم بھائیوں کو بھی جیسے اپنے مسلمان بھائیوں کو دیتے ہیں ویسے ہی ان تک بھی گوشت پہنچایا جائے، جو گوشت ہم پسند کرتے ہوں۔

---

(۱) البقرہ:۶۷

ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں کی فضیلت:

صفائی کا اہتمام، سویرے جاگنا، عید کی رات بڑی قیمتی رات ہے، بڑی عبادت کی رات ہے، دعا کی قبولیت کی رات ہے، ویسے ہی یہ دن وَلَيَالٍ عَشْرٍ اللہ تعالیٰ نے ان راتوں کی قسم کھائی ہے، بڑی مبارک رات ہے، ہم نے عرض کیا یہ دنیا کے دنوں میں سب سے افضل ترین دن ہے، یہ ذی الحجہ کے دس دن، نیکی کرنے کا مقام بھی بہت اونچا ہوجاتا ہے۔

بعض لوگ نادان ہیں کچھ نہیں ہوتا ہے، یا دوسرے واجبی حقوق ہوا کرتے ہیں، قرض ادا نہیں کرنا، بہن کی میراث نہیں دینا تو اس سے زیادہ جانور نفل قربانی نہیں دیتا ہے، ایسے آدمی کے لئے نفل قربانی ضروری نہیں ہے، پہلے واجب حق ادا کرنا ضروری ہے، قربانی کہاں ہے اپنی اولاد کے ذبح کرنے کے قائم مقام، اگر اولاد کو ذبح کرنے کا حکم دیدیا جاتا، جیسے حضرت ابراہیمؑ کو دیا، ہم میں سے کتنے کمزور اس کی ہمت اور حوصلہ رکھتے ہیں؟ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا، سب تو انہیں کا تھا، اگر وہ اپنی جان کو اللہ کے راستہ میں پیش کرنے کے لئے کہیں تب بھی انہیں کا ہے، اپنی اوقات یاد ہو تو مجھے اپنی تمنائیں، اپنی رسمیں، اپنا لباس، اپنی طبیعت، اپنی خواہش ان کے حکم کے لئے قربان کرنا بڑا آسان ہے۔

وقت سے پہلے عیدگاہ پہنچیں:

آدمی عیدگاہ وقت سے پہلے پہنچے، وہاں پر تکبیر پڑھے، وہاں پر ذکر میں رہے، دعا کی قبولیت کی فکر ہو، خطبہ سنے، کتنی بڑی بدنصیبی ہے، نماز کھڑی ہوجاتی ہے لوگ دوڑتے دوڑتے آتے ہیں، عید کے دن کے دو سجدے بھی پوری یکسوئی کی کیفیت سے نہیں ہو پاتے، نئے کپڑے پہننے کو ہم لوگوں نے عید سمجھ رکھا ہے، گوشت کھانے کو عید سمجھ رکھا ہے۔

آدمی جانور کو ذبح بھی کرلیتا ہے؛ لیکن ایک ناجائز تمنا کو ذبح نہیں کرتا، ایک حرام گناہ کا

خون نہیں کرتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ اس نے قربانی دیدی ہے، اسے قربانی کی حقیقت نہیں ملی، اسے قربانی کا حقیقی پیغام نہیں ملا، اور اس قربانی کے ذریعہ سے جو سبق پروردگار عالم نے ہمیں دینا چاہا ہے وہ سبق اس نے لیا ہی نہیں۔

حلال جانوروں کے حرام اعضاء:

حلال جانور کے بھی کچھ اعضاء مکروہ ہیں، جن کا کھانا حرام ہے، وہ سات چیزیں یہ ہیں: خون، پتہ، اور جانور کی دونوں شرم گاہیں، کپورے، عام طور پر لوگ اس کے حرام ہونے کو جانتے بھی نہیں، اسے استعمال کرلیا جاتا ہے، اس کا استعمال کرنا حرام ہے، جانور حلال ہے؛ لیکن سات اعضاء کے سلسلہ میں حکم یہ ہے کہ وہ حرام ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث میں صاف فرمایا ہے کہ وہ سات اعضاء ایمان والے کے لئے حرام ہیں، ان حرام اعضاء کے سلسلہ میں احتیاط کی جانی چاہئے، گوشت بہت زیادہ اسٹور کر دیا، اور پہنچایا بھی نہیں، بجلی چلی گئی، کسی کو کھلایا بھی نہیں، اور ٹفن لیجا کر کچرے میں پھینکا جارہا ہے، ڈسٹ بین میں پھینکا جارہا ہے، اتنی زیادہ ذخیرہ اندوزی، اور اتنا زیادہ اسٹور کرنا کہ کوئی حصہ مستحقوں تک نہ پہنچایا جائے، رشتہ داروں تک نہ پہنچایا جائے، یہ کوئی پسندیدہ حرکت نہیں ہے، یہ کوئی سمجھداری کا کام نہیں ہے۔

قربانی کے موقع پر صفائی کا اہتمام اور پڑوسیوں کا خیال:

صفائی میں اسلام کا حصہ ہے، گندگی نہ پھیلائی جائے، بدبو نہ پھیلائی جائے، پڑوسیوں سے الجھا نہ جائے، قربانی میں ایسے مشغول ہوئے کہ ظہر کی نماز ہی چھوٹ گئی، عصر کی نماز ہی چھوٹ گئی، گوشت تقسیم کرنے کا جذبہ اتنا کہ پردے کا کوئی اہتمام نہیں، گوشت بدلہ میں پہنچانے کا اتنا جذبہ کہ فرض نمازوں کی فکر نہیں، یہ کون سی صلہ رحمی ہے؟ یہ کون سی نیکی ہے؟

اپنے فرائض میں کوتاہی کے ساتھ، بے پردگی کے ساتھ، گھروں میں اجازت دینے کے ضابطے کا خیال نہ کرنے کے ساتھ، گلے شکوے کہ ہم نے بھیجا انہوں نے نہیں بھیجا، ہم نے زیادہ بھیجا انہوں نے تھوڑا بھیجا، ہم نے اچھا بھیجا، انہوں نے چھچھڑے ہی بھیج دئے، یہ دلوں کا رخ ہے۔

آدمی اپنی نیکی کو ضائع کر رہا ہے، ساری دنیا راضی ہو جائے مخلوق ناراض ہو تو کیا حرج ہے، ساری دنیا راضی ہو جائے، اللہ اور خالق ناراض رہے تو کیا کروں گا میں اس دنیا کی رضامندی کو لیکر، آدمی اور اہل دل کو، اہل ایمان کو جیسے جانور کے اندر عیب سے بچنا چاہئے کہ عیب دار جانور نہ ہو ایسے ہی اس بات سے بھی بچنا چاہئے کہ عیب دار نیت نہ ہو، عیب دار جانور کی قربانی قبول نہیں، عیب دار نیت والی قربانی یہ بھی قبول نہیں۔

ریاکاری سے بچیں:

ہم نے بھی اتنا مہنگا جانور خریدا، ہم بھی تو بتلائیں شوق پورا کرنے کے لئے اتنے قد کا ہم نے بکرا خریدا ہے، یہ فیشن بن گیا ہے، دکھلاوا احساس برتری یہ سب چیزیں آدمی کے عمل کو حقارت کر دیتی ہیں۔

پروردگار عالم قربانی کا حقیقی پیغام ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ امن اور امان کے ساتھ پورے ملک اور انڈیا میں اس عید کو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے مقدر فرمائے، حاجیوں کی دعاؤں میں ہمیں بھی حصہ عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین